131277 ـ دين ميں شك ہونے پر عقد نكاح كى تجديد

سوال

ايك وقت ايسا بھى آيا كہ اعوذ باللہ اس مدت ميں مجھے اپنے دين پر شك ہونے لگا، ليكن يہ چيز ميرے اندر احساسات سے تجاوز نہ كر سكى، اس مدت كے دوران ہى ميں نے اپنى ايك رشتہ دار لڑكى سے عقد نكاح كيا، اور شرعى طور پر جو امور لازم ہوتے ہيں مثلا نكاح مہر اور منگنى وغيرہ سب امور سرانجام ديے اور نكاح بھى نكاح رجسٹرار كے پاس درج كرايا اور باقى سب شروط نكاح بھى موجود تھيں.
مجھے خدشہ تھا كہ كہيں ميرا نكاح باطل نہ ہو يا پھر اس كے باطل ہونے كا يقين تھا، ليكن بالآخر مجھے اميد ہوئى كہ ميرا ايمان كسى نہ كسى دن واپس ضرور آئيگا، اور الحمد للہ ايمان واپس آ گيا، تو كيا اب مجھے نكاح كى تجديد كرنا ہو گى يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ كو پيدا ہونے والا شك صرف ايك وسوسہ تھا جس پر آپ كا نفس مطمئن نہ ہوا اور نہ ہى اس پر دل راضى تھا اور آپ اس مغلوب كى طرح تھے جس پر غالب ہوا گيا ہو اور آپ اس كا انكار كرتے اور اسے دل سے نكالتے تھے ليكن وسوسہ نہيں نكلا تو يہ آپ كو كوئى ضرر و نقصان نہيں ديگا.

بلكہ آپ كا اسے ناپسند سمجھنا ہى صدق ايمان كى نشانى ہے، جيسا كہ صحيح مسلم ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ:

" كچھ صحابہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئے اور دريافت كرنے لگے كہ: ہم اپنے دل ميں كچھ ايسى بات پاتے ہيں جن كو ہم زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہيں.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: كيا واقعتا تم اسے پاتے ہو ؟

تو انہوں نے عرض كيا: جى ہاں.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: يہى تو صريح ايمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (132).

اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

" یہ خالص ایمان ہے "

یعنی اسے ناپسند کرتے اور اس کو زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں کہتے ہیں:

" اس حدیث کی شرح اور فقہ یہ ہے کہ:

" قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " یہ صریح اور خالص ایمان ہے "

اس کی کلام کرنے کو بڑا سمجھنا ہی صریح ایمان ہے، کیونکہ اسے بڑا سمجھنا اور اس سے شدید خوف رکھنا اور اس کا عقیدہ رکھنے کی بجائے اس کو زبان پر بھی نہ لانا یہ اسی شخص کو ہو سکتا ہے جس کا ایمان کامل ہو اور اس سے شك و شبہ ختم ہو " انتہی

اور بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کسی ایك کے پاس شیطان آ کر کہتا ہے: اسے کسی نے پیدا کیا ہے ؟ اسے کس نے پیدا کیا ہے ؟ حتی کہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ؟ جب وہ اس حد تك پہنچ جائے تو اسے اعوذ با اللہ پڑھنی چاہیے اور اس سے رك جانا چاہیے "

اور مسلم کی روایت میں ہے:

ہمیشہ لوگ ایك دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے حتی کہ کہ کہا جائیگا: یہ اللہ کی مخلوق ہے جسے اللہ نے پیدا کیا ہے، تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ؟ لہذا جو بھی ایسی کوئی چیز پائے تو اسے " آمنت باللہ " کہنا چاہیے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3276) صحیح مسلم حدیث نمبر (134).

لہذا یہ پیدا ہونے والے وسوسے اس کے دین پر اثرانداز نہیں ہوتے، اور نہ ہی عقد نکاح کے وجود کو نقصان دیتے ہیں.

لیکن اگر یہ شک مستقل ہو اور آپ اس کو ناپسند نہ کرتے ہوں، اور نہ ہی اپنے سے دور بھگانے کی کوشش کریں، بلکہ آپ حیرت و گمراہی میں ہوں تو یہ شک کفر ہو گا اور ملت سے خارج کرنے کا باعث ہوگا، اور اس شک کی موجودگی میں مسلمان لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا صحیح نہیں، کیونکہ کسی مسلمان عورت کا کافر مرد سے نکاح صحیح نہیں.

اور توبہ و استغفار اور اسلام کی طرف رجوع کے بعد تجدید نکاح لازم ہے.

ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ سے اس برائی کو دور کیا، اور آپ پر احسان کرتے ہوئے آپ کو آپ کے دین اور ایمان کی طرف پلٹا دیا.

آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اپنے سوال میں تفصیلا اس شک کے متعلق دریافت کرتے جو آپ کو پیدا ہوا تھا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے ایمان و ہدایت اور ثابت قدمی میں زیادتی فرمائے.

واللہ اعلم .